© rasailojaraid.com

البتہ یہ ایک الگ موضوع ہے کہ آج سر سید کے نظریات کا پالن کرنے والے کتنے لوگ باقی ہیں۔ کیا ان کی کتب کو پڑھ کر رہنمائی حاصل کی جاتی ہے؟ کیا کسی کو یاد ہے کہ وہ کیا کہتے ہوئے اس دنیا سے گئے؟ ہمیں تو بس ایک بوڑھے شخص کی صورت یاد ہے جس کے چہرے پر داڑھی ہے اور سینے پر خیرخواہ سرکار انگلشیہ کے تمغے لگے ہیں۔ ہمیں تو یہ بھی یاد نہیں کہ اس رئیس قلم اور رئیس زمانہ کا جنازہ اس کے اپنے گھر سے نہیں ایک دوست کے گھر سے نکلا اور ایسے مہادیو کو اس کے بیٹے نے آخری عمر میں گھر سے نکال دیا پھر اسے کبھی اپنے گھر واپس آنا نصیب نہ ہوا۔

سر سید کے حوالے سے ایک اور کتاب لکھی جانی باقی ہے۔ اس کا نام ہونا چاہیے ''مظلوم سر سید'' اور اس کے مصنف بھی ضیاء الدین لاہوری ہوں تو حق ادا ہو جائے گا۔

''نقش سر سید'' کا مطالعہ اس لیے بھی مفید ہے کہ اس کے مطالعہ سے ہماری کچھ خوش گمانیاں اور غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں۔

● کتاب: تذکرۃ المصنفین تالیف: مولانا مفتی ابوالقاسم محمد عثمان القاسمی بہ اہتمام ونگرانی: مولانا محمد امداد اللہ قاسمی

ضخامت: ۵۰۹ صفحات قیمت: ۲۵۰ روپے ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ

مؤلف نے اس کتاب کو نصابی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے تالیف کیا ہے۔ لیکن یہ کتاب اس کے علاوہ بھی اہمیت رکھتی ہے۔ اس کتاب میں بہت سے علماء کا تذکرہ ان کے خصوصی موضوع کے حوالے سے ہے۔ اس لیے اس کتاب کی ایک مستقل حیثیت قائم ہوتی ہے۔ جس سے ہر طالب علم فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ (علم کی راہوں پر گامزن ہر شخص طالب علم ہی ہوتا ہے خواہ وہ کتنی بلندیوں پر پرواز کر رہا ہو) اس کتاب کا نقش اوّل مولانا عبدالقیوم حقانی، پیش لفظ مولانا محمد عمر قریشی اور حرف آغاز مولانا محمد امداد اللہ القاسمی نے تحریر کیا ہے۔ زیر نظر کتاب اس لیے اہمیت کی حامل ہے کہ اس میں صرف، نحو، بلاغت، کلام فقہ، علم الفرائض، مناظرہ، منطق، فلسفہ، ہندسہ، حساب، ہیئت الجبراء، ادب عربی، تاریخ وجغرافیہ اور فارسی ادب کے عظیم علماء اور مصنفین کا مفصل تذکرہ وتعارف شامل کیا گیا ہے۔

ان شخصیات نے اپنے اپنے عہد میں ایسا لازوال نام پیدا کیا کہ آج برسوں اور صدیوں بعد بھی ہم ان کے نام اور کام کو فراموش نہیں کر سکتے۔ بلکہ ان کے علمی کارناموں پر رہنمائی اور روشنی حاصل کرتے ہیں۔

مفتی صاحب نے نہایت محنت سے اس کتاب کی تالیف کی ہے۔ علمی حلقوں میں ان کے اس علمی کارنامے کو احترام حاصل ہے۔ مولانا محمد عمر قریشی لکھتے ہیں:

> ''جتنا علم ضروری ہے اتنا ہی کتب کا وجود ضروری ہے۔ خدا کی رحمتیں ہوں ان نفوس قدسیہ پر جنہوں نے احوال کتب مع تذکرۃ المصنفین تحریر فرما کر ہم جیسے مبتدی لوگوں پر احسان عظیم فرمایا کہ بکھرے ہوئے علمی مواد کو یکجا فرما دیا۔ یہ بات اہل علم ہی جانتے ہیں کہ یہ کتنا مشکل کام ہے۔''

یقیناً یہ ایک قابل قدر اور قابل توجہ کتاب ہے ہر اہل علم کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ یہ ان کتابوں میں سے ایک جو مطالعہ کرنے والے کی علمی استعداد میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔

© rasailojaraid.com